مشترک اسماء الحسنیٰ اور اسماء النبی ﷺ کی معنویت و عملی مظاہر: نبی کریم ﷺ کی مکی زندگی کا اختصاصی مطالعہ

The common name of Allah Almighty and Prophet (ﷺ) Spiritual and Practical Manifestation: A specific study of Makki life of Holy Prophet (ﷺ)

ثمرینہ گلزار* نصرت بانو** کوثر محمد دین***

ISSN (P) 2664-0031 (E) 2664-0023

DOI: 10.37605/fahmiislam.v4i2.323

Received: August 2,2021
Accepted: Dec 29, 2021
Published: Dec 30,2021

Abstract

A person's personality, qualities, characteristics, and distinctiveness, among other things, is represented by name. The names are counted in the indications of Islam and in this regard Islamic law has given complete guidance and regulation. Knowledge of the names and attributes of God Almighty is the most noble of the Shariah sciences. Various names are associated to the most prominent personalities and holy figures. Allah's names are the most beautiful names signifying his greatness and infinity. Prophet (PBUH) is the paramount and most distinguished person in human history, and his blessed names reflect his qualities and character. Purpose of this study is to become further associated with Allah and his Prophet by learning their names and holy titles, as well as relating one's life with these names to get excellence in our endeavors. Moreover, research goal is to explore common names of Allah Almighty and his Prophet to know more about their titles as they reflect their boundless and countless tributes and traits. The study will analyze and discuss significance of common names of Allah and Prophet (PBUH) in the light of seerah, especially, the life of Prophet (PBUH) before Hijrah (Life in Makkah).

Keywords: The name of Allah Almighty, The name of Hazrat Muhammad(ﷺ), Common, Seerah,

علم الاسماء فطرتِ انسانی اور انسانی تاریخ کا بنیادی تقاضا ہے۔ تخلیقِ آدم سے لے کر دورِ حاضر تک علم الاسماء انسانی زندگی میں نہایت اہمیت کا حامل رہا ہے۔ اسماء مسمیٰ کی ذات و صفات کی عکاسی کرتے ہیں، لہٰذا اللہ تبارک و تعالیٰ کے ناموں کا تقاضا یہی ہے کہ وہ سب سے بہترین اور ہر قسم کے نقص و عیب سے پاک ہوں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے خود

* پی۔ایچ۔ڈی اسکالر، انسٹیٹیوٹ آف اسلامک، شعبہ اسلامی فکر و تہذیب، یونیورسٹی آف مینجمنٹ اینڈ ٹکنالوجی، لاہور۔

** ایم۔فل اسکالر، انسٹیٹیوٹ آف اسلامک، شعبہ اسلامی فکر و تہذیب، یونیورسٹی آف مینجمنٹ اینڈ ٹکنالوجی، لاہور۔

*** ایم۔فل اسکالر، انسٹیٹیوت آف اسلامک اسٹڈیز، یونیورسٹی آف پنجاب، لاہور۔

قرآن میں اپنے اسماء کو "الاسماء الحسنیٰ "[1] کہا ہے۔ سرور کائنات حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی انسانی تاریخ کی وہ منفرد اور ممتاز ترین شخصیت ہے جن کے اسمائے مبارکہ ان کی صفات و سیرت کے مظہر ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے کچھ اسماء مبارکہ مشترک ہیں جیسا کہ رحیم، کریم، بشیر اور نذیر وغیرہ، یہ وہ اسماء ہیں جو خالقِ کائنات اور اس کے رسول ﷺ دونوں ہی کی صفات کا مظہر ہیں مگر یہ رب تعالیٰ کی ذاتی اور نبی کریم ﷺ کی عطائی صفات ہیں۔ جس طرح آپ ﷺ کی صفات بے شمار ہیں اسی طرح آپ ﷺ کے اسما کا حصر بھی ممکن نہیں۔ حضرت محمد ﷺ کے اسماء جو قرآن و حدیث سے ملتے ہیں، ان کے علاوہ بے شمار صفاتی نام اہل علم نے بیان کیے ہیں۔ ان میں سے بعض معنی و مفہوم کے لحاظ سے مکرر ہیں نیز ایک ہی صفت اور خوبی پر دلالت کرنے والے کئی اسماء ہیں۔ اسی طرح ان اسمائے گرامی میں بعض تو واضح طور پر اسم ہیں مگر اکثر وہ ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے نام کے طور پر قرآن و حدیث میں مذکور نہیں ہوئے بلکہ قرآن و حدیث میں آپ ﷺ کی بیان کردہ صفت سے اہل علم نے اخذ کیے ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے حبیب احمد مجتبیٰ محمد ﷺ کو ان محامد و محاسن، خصائص امتیازات اور کمالات و معجزات سے نوازا جو کائنات میں کسی دوسرے نبی یا رسول کو عطا نہیں کیے گئے۔ اللہ نے اپنے اسماء حسنیٰ اور صفاتِ عالیہ کے ساتھ آپ ﷺ کا نام رکھ کر آپ ﷺ کو اشرف و فضیلت مرحمت فرمائی۔ اسماء الحسنیٰ اور اسماء النبی ﷺ پر سینکڑوں کتب لکھی جاچکی ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ مشترک اسماء الحسنیٰ اور اسماء النبی ﷺ پر تحقیق کی جائے کیونکہ اس موضوع سے رب کائنات کی شان و جلالت اور نبی رحمت ﷺ کی انفرادیت مزید نکھر کر سامنے آتی ہے۔ اس مضمون (آرٹیکل) میں مشترک اسماء الحسنیٰ اور اسماء النبی کی معنویت کو رسول اللہ ﷺ کی مکی زندگی کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے۔ مشترک اسماء الحسنیٰ اور اسماء النبی ﷺ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی شانِ عظیمی پر دلالت کرتے ہیں۔

الرؤوف، الرحیم

"الرؤوف" اور "الرحیم" اللہ تباک و تعالیٰ کے اسماء میں سے ہے اور یہ حضور ﷺ کے خاص اسماء بھی ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کی ذاتِ مبارکہ اپنی مخلوقات کے لیے رؤف اور رحیم ہے جیسا کہ قرآن میں ارشاد ہے: اِنَّ اللّٰہَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ[2] "بے شک اللہ پاک لوگوں پر شفقت کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔" یہی مرکب صفات آپ ﷺ کی ذات کے لیے استعمال ہوئی ہیں:

لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ[3] "بے شک تمہارے پاس تم میں سے رسول (ﷺ) تشریف لائے۔ تمہارا تکلیف و مشقت

میں پڑنا ان پر سخت گراں گزرتا ہے۔ وہ تمہارے لیے (بھلائی اور ہدایت کے) بڑے طالب و آرزومند رہتے ہیں۔ مومنوں کے لیے نہایت شفیق اور بے حد رحم فرمانے والے ہیں۔"

آپ ﷺ الرؤف الرحیم ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو لوگوں پر شفقت کرنے والا بنایا ہے۔ قاضی محمد سلیمان سلمان منصورپوری رقم طراز ہیں کہ: نبی کے حق میں یہ امر نہایت شرف وعزت اور غایت تکریم وحرمت کا موجب ہے کہ حضور ﷺ کی صفت میں دو نام بہ حالتِ ترکیبی تجویز فرمائے گئے جو اسی ترکیب کے ساتھ خود ذاتِ پاک سبحانی کے لیے مستعمل ہوئے ہیں۔ ہاں الہٰ المحمود کی رأفت ورحمت کو عوام الناس پر عام فرمایا گیا ہے اور حضور ﷺ کی رأفت ورحمت کو بالخصوص مومنین کے ساتھ خاص کیا گیا ہے، فہم ومعانی میں اس عموم وخصوص کا امتیاز یاد رکھتے ہوئے مومنین کے لیے شکر وابتہاج کا مقام ہے کہ ان کو المضاعف رحمت وعطوفت کا مورد ومصداق بنایا گیا ہے۔[4]

الرحیم کے مثل نبی کریم ﷺ کے یہ اسماء بھی دیگر مصادر سے اخذ کیے گئے ہیں: نبی الرحمۃ، رسول الرحمۃ، رسول المرحمۃ، رحمۃ الامۃ، الرحمۃ المھداۃ (یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ رحمت)، رحمۃ اللعالمین۔ نبی کریم ﷺ نے خود فرمایا کہ میں نبی الرحمۃ ہوں۔ أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَحْمَدُ، وَالْمُقَفِّي، وَالْحَاشِرُ، وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ، وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ[5] "میں محمد ہوں اور احمد اور مقفی (یعنی عاقب) اور حاشر اور نبی التوبۃ اور نبی الرحمۃ۔ (کیونکہ توبہ اور رحمت کو آپ ﷺ ساتھ لے کر آئے)۔ "آپ ﷺ کو خدائے رحیم نے رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا۔ حضور ﷺ کی صفتِ رحیمی سے متعلق بہت سی آیات وارد ہوئی ہیں: وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ[6] "اور ہم نے آپ کو تمام دنیا والوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔" عالمین عالم کی جمع ہے جس میں ساری مخلوقات انسان، جن، حیوانات، نباتات، جمادات سبھی داخل ہیں۔

الاول، الآخر

الاول اور الآخر معروف اسمائے ربانی میں سے ہیں اور قرآن میں کئی مقامات پر ان کا ذکر آیا ہے: هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ[7] "اور (وہی سب سے) پیچھے اور (وہی) ظاہر اور (وہی) پنہاں اور وہ سب کچھ جانتا ہے۔" نبی کریم ﷺ کو بھی اللہ تبارک و تعالیٰ نے اول و آخر ہونے کے شرف سے مشرف کیا۔ آپ ﷺ کے "الاول" ہونے کے حوالے سے سیدنا ابوہریرہؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَأَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ، وَأَوَّلُ شَافِعٍ، وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ[8] "میں آدم کی اولاد کا سردار ہوں گا قیامت کے دن، اور سب سے پہلے میری قبر پھٹے گی اور سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہو گی۔"[9] علامہ سخاوی نے "القَولُ البَدِيعُ فِي الصَّلاةِ عَلَى الحَبِيبِ الشَّفِيعِ" میں

جو ۵۰۰ کے لگ بھگ اسمائے مبارکہ تحریر فرمائے ہیں ان میں سے پانچ یہ بھی ہیں: الأول، أول شافع: أول المسلمین، أول مشفع أول المؤمنین[10] یعنی صفاتی لحاظ سے دیکھا جائے تو آپ ﷺ کئی لحاظ سے الاول ہیں۔ آپ ﷺ "اول المسلمین" ہیں یعنی اسلام سب سے پہلے آپ ﷺ پر کامل کیا گیا۔ آپ ﷺ وہ پہلے نبی ہیں جن پر دین مکمل کر دیا گیا اور آپ ﷺ آخری نبی ہیں جن کے بعد کسی نئی شریعت کی ضرورت باقی نہیں رہی۔[11] دین اسلام اپنے کام اور نظام کے اعتبار سے اب رہتی دنیا تک کامل ہے اور دنیا و آخرت کے معاملات کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔ اتمامِ دین کی یہ آیت آپ ﷺ سے پہلے کسی نبی پر نہ اُتری تھی گویا آپ ﷺ اول تھے، اور آپ ﷺ کے بعد کسی کے لیے نیا دین لانا ممکن نہیں رہا، گویا آپ ﷺ الآخر ہیں۔ اس حوالے سے قاضی عیاض رقم طراز ہیں کہ: وَمِنْ أَسْمَائِهِ تَعَالَى الْأَوَّلُ وَالآخِرُ وَمَعْنَاهُمَا السَّابِقُ لِلأَشْيَاءِ قَبْلَ وُجُودِهَا وَالْبَاقِي بَعْدَ فَنَائِهَا وَتَحْقِيقُهُ أَنَّهُ لَيْسَ لَهُ أَوَّلٌ وَلَا آخِرٌ وَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ أَوَّلَ الْأَنْبِيَاءِ فِي الْخَلْقِ وَآخِرَهُمْ فِي الْبَعْثِ[12] "اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے اول بھی ہے اور آخر بھی اول کا معنی ہوتا ہے۔ سابق الاشیاء یعنی اشیاء کے وجود سے قبل، سبقت کرنے والا اور آخر کا معنی ہوتا ہے، اشیاء کی فنا کے بعد باقی رہنے والا اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا نہ کوئی اول ہے اور نہ کوئی آخر اور حضور ﷺ نے فرمایا خلقت میں، میں سارے نبیوں سے اول ہوں اور دنیا میں آنے، نبوت ظاہر فرمانے میں ان کے بعد ہوں۔" آپ ﷺ کو الآخر کی صفت سے اس لیے سرفراز فرمایا گیا کہ آپ ﷺ جملہ انبیاء کرام کے بعد تشریف لائے اور اس دنیا میں آپ کی جلوہ گری کے بعد بابِ نبوت بند ہو گیا۔ مَاكَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ[13] محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں، مگر وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔ احادیث متواترہ سے بھی ثابت ہے کہ آپ ﷺ آخری رسول ﷺ ہیں۔ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: إِنَّ مَثَلِي وَمَثَلَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بَيْتًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِهِ وَيَعْجَبُونَ لَهُ وَيَقُولُونَ هَلَّا وُضِعَتْ هَذِهِ اللَّبِنَةُ، قَالَ: فَأَنَا اللَّبِنَةُ وَأَنَا خَاتِمُ النَّبِيِّينَ[14] میری اور مجھ سے پہلے کے تمام انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے ایک گھر بنایا اور اس میں ہر طرح کی زینت پیدا کی لیکن ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوٹ گئی۔ اب تمام لوگ آتے ہیں اور مکان کو چاروں طرف سے گھوم کر دیکھتے ہیں اور تعجب میں پڑ جاتے ہیں لیکن یہ بھی کہتے جاتے ہیں کہ یہاں پر ایک اینٹ کیوں نہ رکھی گئی؟ تو میں ہی وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔" ایک اور حدیث میں ہے کہ نبی آخر ﷺ نے فرمایا: أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي[15] میں انبیاء کا خاتم ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ لہذا اللہ تبارک و تعالیٰ الاول و الآخر ہے تو نبی کریم ﷺ بھی تخلیق، شفاعت، قبر سے اُٹھنے، کمال اور اتمامِ دین کے

امتیازات کی وجہ سے "الاول" اور انبیاء کرام کے آخر میں تشریف آوری کی بنا پر "الا آخر" کی صفات و اسماء سے متصف ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات اول و آخر ہے اور نبی کریم ﷺ کو اول و آخر ہونے کا شرف بارگاہِ رب سے عطا ہوا۔

البرّ، الابر

"البرّ" کے معنی ہیں سب سے بڑھ کے نیکی اور احسان۔ خالقِ کائنات اپنی مخلوق پر نیکی، مہربانی اور احسان فرمانے والا ہے: اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوْهُ ۭ اِنَّه هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيْمُ[16] "ہم اس سے پہلے اس کو پکارا کرتے تھے بیشک وہی نیکی (احسان) فرمانے والا مہربان ہے۔" قرآن مجید میں "الابرار" کا لفظ نیک لوگوں کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔ جیسا کہ سورہ ال عمران میں ہے: رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ[17] "اے ہمارے رب! تو ہمارے گناہوں کو معاف کر دے، اور ہماری خطاؤں کو در گذر فرما، اور دنیا سے ہمارا خاتمہ نیک لوگوں کے ساتھ فرما۔" یہاں نیک لوگوں کے لیے "الابرار" کی اصطلاح استعمال ہوئی ہے، اسی لیے آپ ﷺ کو سیدنا الابرار کے اسم سے بھی موسوم کیا گیا کیونکہ آپ ﷺ کائنات کی نیک ترین ہستی ہیں۔ ڈاکٹر محمد طاہر مصطفیٰ لکھتے ہیں: الابرار" نیک لوگوں کے لیے جمع کا صیغہ ہے اور اسے ہم واحد کی ترکیب میں دیکھیں تو "الابَرُّ" اسم تفضیل کا صیغہ بن جاتا ہے۔ "برَّ" ایسا اسم ہے جو ہر نیکی کو شامل ہے۔ رسول اللہ ﷺ اپنی ذاتِ مبارکہ میں تمام خصائل جمیلہ کے جمع ہونے کے سبب تمام لوگوں سے زیادہ نیک ثابت ہوتے ہیں۔[18] نبی اکرم ﷺ الابرار ہونے کے ساتھ ساتھ "الابر" بھی ہیں، جس کا اظہار خود رسول اللہ ﷺ نے اس حدیث مبارکہ میں فرمایا: بَلَغَنِي أَنَّ أَقْوَامًا يَقُولُونَ كَذَا وَكَذَا، وَاللهِ لَأَنَا أَبَرُّ وَأَتْقَى لِلّٰهِ مِنْهُمْ[19] مجھے خبر پہنچی ہے کہ لوگوں نے ایسی اور ایسی باتیں کی ہیں۔ اللہ کی قسم! میں سب سے زیادہ نیک اور اللہ کے بارے میں ڈرانے والا ہوں۔

الحق، المبین

"الحق المبین" مشترک اسماء الحسنیٰ اور اسماء النبی میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے لیے یہ مرکب اسم استعمال کیا ہے يَوْمَىِٕذٍ يُّوَفِّيْهِمُ اللّٰهُ دِيْنَهُمُ الْحَقَّ وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ[20] اس دن اللہ انھیں ان کا صحیح بدلہ پورا پورا دے گا اور وہ جان لیں گے کہ بے شک اللہ ہی حق ہے، جو ظاہر کرنے والا ہے۔

"الشفا بتعریف الحقوق المصطفیٰ" میں قاضی عیاض لکھتے ہیں: "اور اللہ کے ناموں میں "الحق المبین" ہے۔ اور حق کے معنی موجود اور حقیقت الامر کے ہیں۔ اسی طرح المبین امر روشن کے معنوں میں ہے۔ مطلب یہ کہ اس کی

الوہیت روشن اور ظاہر ہے۔ اور یہ معنی بھی ہوسکتے ہیں کہ اللہ اپنے بندوں کے لیے ان کے دینی واخروی امور ظاہر فرمانے والا ہے اور اللہ نے اپنے نبی کریم ﷺ کا نام بھی قرآن میں یہی رکھا۔[21]

قرآن کی یہ آیت آپ ﷺ کے الحق اور المبین ہونے پر دلالت کرتی ہیں: حَتّٰی جَآءَهُمُ الْحَقُّ وَرَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ[22] یہاں تک کہ ان کے پاس حق اور صاف صاف بیان کرنے والا پیغمبر آپہنچا۔ نیز الحق اور المبین منفرد بھی مشتر اسماء الحسنیٰ اور اسماء النبی ہیں۔

الحق: اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات حق ہے: فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ[23] سو وہ اللہ ہی تمھارا سچا رب ہے۔ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ[24] "پس بہت بلند ہے اللہ جو حقیقی بادشاہ ہے۔" نبی کریم ﷺ کی صفت "الحق" جو کہ آپ ﷺ کا اسم مبارک بھی ہے، کا ذکر قرآن میں یوں بھی ہوا: كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ[25] "اللہ ان لوگوں کو کیسے ہدایت دے گا جنھوں نے اپنے ایمان کے بعد کفر کیا اور (اس کے بعد کہ) انھوں نے شہادت دی کہ یقینا یہ رسولِ حق ہے۔" اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ[26] "بے شک ہم نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا۔"

آپ ﷺ نے جب انسانیت کی اصلاح وفلاح کے لیے پیغمبرانہ جدوجہد کا آغاز کیا تو کلمۂ حق کو بنیاد بنایا نیز آپ ﷺ نے جس دین کی تبلیغ کے لیے ۲۳ سال کوشش کی وہ "دین الحق"[27] ہے۔ اور پھر تاریخ گواہ ہے کہ نبی الحق ﷺ کا لایا ہوا یہ دینِ حق غالب ہوکر رہا۔ نبی کریم ﷺ جب رات میں تہجد کے لیے کھڑے ہوتے تو یہ دعا کرتے: اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ قَيِّمُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ الْحَقُّ، وَوَعْدُكَ حَقٌّ، وَقَوْلُكَ حَقٌّ، وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ، وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ[28] "تیرے ہی لیے تمام تعریفیں ہیں تو آسمان وزمین اور ان میں موجود تمام چیزوں کا نور ہے، تیرے ہی لیے تمام تعریفیں ہیں تو آسمان اور زمین اور ان میں موجود تمام چیزوں کا قائم رکھنے والا ہے اور تیرے ہی لیے تمام تعریفیں ہیں، تو حق ہے، تیرا وعدہ حق ہے، تیرا قول حق ہے، تجھ سے ملنا حق ہے، جنت حق ہے، دوزخ حق ہے، قیامت حق ہے، انبیاء حق ہیں اور محمد رسول اللہ ﷺ حق ہیں۔" نبی کریم ﷺ نے اللہ تبارک وتعالیٰ کے لیے فرمایا "أَنْتَ الْحَقُّ" اور پھر اپنے لیے فرمایا "وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ"۔ صحیح بخاری میں روایت کردہ یہ دعا اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اللہ اور اس کے نبی ﷺ دونوں کی ذاتِ مبارکہ "الحق" کے نام سے موسوم ہیں۔

المبین: مُبِیۡن نبی کریم ﷺ کا اسم اور صفت ہے یعنی کھول کر بیان کرنے والا۔ نبی کریم ﷺ من جانب اللہ بیان کرنے والے ہیں، یہ بیان تبشیر کی صورت میں بھی ہوسکتا ہے اور انذار کی صورت میں بھی۔ جیسا کہ سورہ حجر میں ہے: وَقُلْ اِنِّیْٓ اَنَا النَّذِيْرُ الْمُبِيْنُ[29] "اور کہہ دے بے شک میں تو کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں۔"

آپ ﷺ کا اسم گرامی مبین بیان کرنے کے کئی احتمال ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اس بات کا حکم دیا کہ لوگوں سے کہیں کہ میں تمہیں کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں۔ مبین کے معنی میں یہ احتمال بھی ہے کہ آپ ﷺ عربی اللسان ہیں اور عربوں میں سب سے بڑھ کر فصیح و بلیغ ہیں، نیز آپ ﷺ کا نام مبین رکھنے کی وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ آپ ﷺ نے کلام الٰہی کو بیان فرما کر امت کی اصلاح و تزکیہ فرمایا۔[30]

آپ ﷺ صرف قرآن کو بیان ہی نہیں کرتے بلکہ اس کا مفہوم بھی واضح فرماتے ہیں۔ نبی مبین ﷺ کا منصب ہی بیان و تبینِ قرآن ہے۔وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ[31]" اور آپ ﷺ کو ذکر (قرآن) عطا کیا تاکہ لوگوں کے لیے جو کچھ نازل کیا گیا ہے، اسے آپ ان کے لیے کھول کر بیان کر دیجیے۔" اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی زبان پر حق کو ظاہر فرمایا، بیان کی بلاغت کی وجہ سے نور واضح ہو گیا۔ آپ ﷺ کو جوامع الکلم اور کلامِ حکمت کی خصوصیت عطا فرمائی گئی۔ آپ ﷺ مبین ہیں، کیونکہ آپ نے اپنے رب کی وحی اور دین کو بیان کیا اور آیات اور معجزات کو ظاہر فرمایا۔

الحکیم

"الحکیم" کا مادہ ح، ک، م ہے۔ حکیم فعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے جس کے لغوی معنی ہیں صاحبِ حکمت۔ رب عزوجل حکیم ہے اور تمام حکمت اسی کی طرف سے ہے:الٓرٰ ۟ كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُه ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ[32]" الرٰ۔ ایک کتاب ہے جس کی آیات محکم کی گئیں، پھر انھیں کھول کر بیان کیا گیا ایک کمال حکمت والے کی طرف سے جو پوری خبر رکھنے والا ہے۔" حکمت اللہ تبارک و تعالیٰ کا خاص فضل و کرم ہے، وہ جسے چاہے اسے حکمت عطا فرماتا ہے۔ قرآن میں ارشاد ہے:يُّؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَاۗءُ ۚ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا[33]" جس کو چاہتا ہے دانائی عطا کرتا ہے اور جس کو دانائی دی گئی تو اس کو خیر کثیر عطا فرمائی گئی۔" نبی کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے کمال فضیلت و حکمت عطا فرمائی لہٰذا آپ ﷺ کے اسمائے مبارکہ میں سے ایک اسم "الحکیم" ہے۔ ابراہیمؑ کی دعا کے الفاظ یہ تھے:

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْھُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ[34] اے ہمارے رب اور ان کے لیے انہی میں سے ایک رسول مبعوث کر کہ جو ان کو تیری آیتیں سنائے اور ان کو کتاب اور حکمت سکھائے اور پاک بنادے اور تو ہی زبردست حکمت والا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جب یہ دعا قبول فرمائی تو ساتھ ہی فرمادیا کہ یہ آخری رسول ﷺ جہاں دوسری پیغمبرانہ صفات کے حامل ہیں، وہیں دعائے ابراہیم اور عطائے خداوندی کی بدولت صاحبِ حکمت بھی ہیں۔ قرآن میں ابراہیمؑ کی دعا کی

قبولیت کا ذکر یوں ہوا: كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيْكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ[35] "جیسا کہ ہم نے تم میں ایک رسول تمہیں میں سے بھیجا جو تم کو ہماری آیتیں سناتا اور تم کو پاک کرتا اور تم کو کتاب اور حکمت سکھاتا ہے اور (نیز) تم کو وہ باتیں سکھاتا ہے کہ جو تم نہیں جانتے تھے۔" نیز رسول اللہ ﷺ کو براہِ راست خطاب کرکے بھی ارشاد فرمایا: وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ۭ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا[36] "اللہ نے تم پر کتاب اور حکمت نازل کی اور تم کو وہ باتیں سکھائیں کہ جن کو تم نہیں جانتے تھے اور (اے نبی!) تم پر اللہ کا بڑا ہی فضل رہا ہے۔" صاحبِ حکمت رسول کے مبعوث کرنے پر ربِ حکیم نے احسان بھی جتلایا۔[37] حکمت وہ خاص نعمت ہے جس کو رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کی امت کے مومنین کو اللہ نے احسان کے نام سے یاد کرایا ہے۔ حدیث کا پورا خزانہ ہی آپ ﷺ کے حکیم ہونے کا گواہ ہے۔ صحیح مسلم میں بیان کردہ شق صدر کے واقعہ میں آپ ﷺ کے قلبِ اطہر میں حکمت وایمان رکھے گئے تھے۔[38] حکمت وہ خاص جوہر ہے جس کی بنیاد پر آپ ﷺ "الحکیم" ہیں۔ علمائے لغت، علمائے تفسیر اور علمائے حدیث نے حکمت کی مختلف تعبیریں بیان کی ہیں۔ المنجد میں حکمت کے یہ لفظی معنی بیان ہوئے ہیں: "انصاف۔ علم۔ بردباری۔ فلسفۂ حق کے موافق گفتگو۔ کام کی درستی"[39]

حکیم دانا اور عالم کو کہا جاتا ہے۔ لسان العرب میں حکمت کا یہ مفہوم دیا گیا ہے: الحکمة عبارة عن معرفة افضل الاشیاء بافضل العلوم[40] "حکمت بہترین چیز کو بہترین علم کے ذریعے جاننے کو کہتے ہیں۔" شبلی نعانی لکھتے ہیں: ائمہ لغت او رعلمائے قرآن کے تمام اقوال پر ایک غائر نظر ڈالنے سے معلوم ہوگا کہ یہ تمام ایک ہی مفہوم کی مختلف تعبیریں اور ایک ہی حقیقت کی متعدد تفسیریں ہیں۔ حکمت عقل و فہم کی اس کامل ترین حقیقت کا نام ہے جس سے صحیح و غلط، صواب وخطا، حق وباطل اور خیر وشر کے درمیان تمیز وفیصلہ، بذریعہ غور وفکر، دلیل وبرہان اور تجربہ سے نہیں بلکہ منکشفانہ طور سے ہوجاتا ہے۔[41] حکمت سے جو بھی مراد لیا جائے، اس کے مطابق آپ ﷺ کا اسم مبارک "الحکیم" ہے۔ کیونکہ تمام تصورات اور مفاہیم کے مطابق آپ ﷺ صاحبِ حکمت تھے۔

العفو

اللہ تبارک و تعالیٰ اور نبی کریم ﷺ کا ایک مشترک صفاتی اسم "العفو" ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے سب سے زیادہ درگزر فرمانے والا ہے: وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ[42] اور جو بھی تمھیں کوئی مصیبت پہنچی تو وہ اس کی وجہ سے ہے جو تمھارے ہاتھوں نے کمایا اور وہ بہت سی چیزوں سے درگزر فرماتا ہے۔ عفو ودرگزر اور برائی کا بدلہ برائی سے نہ دینے کے متعلق حضور اکرم ﷺ کی ساری سوانح حیات بھری ہوئی

ہے کہ کفار نے کیا یا اذیتیں نہ پہنچائیں مگر آپ ﷺ نے ہمیشہ عفو و درگزر سے کام لیا۔ ایک صحابی سے روایت ہے :سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ خُلُقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: " لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا، وَلَا صَخَّابًا فِي الْأَسْوَاقِ، وَلَا يَجْزِي بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ، وَلَكِنْ يَعْفُو وَيَصْفَحُ[43] میں نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کے اخلاق کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا: آپ ﷺ فحش گو، بدکلامی کرنے والے اور بازار میں چیخنے والے نہیں تھے، آپ برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتے تھے، بلکہ عفو و درگزر فرما دیتے تھے۔ بسا اوقات نبی کریم ﷺ کے راستے میں کانٹے بچھائے جاتے تاکہ رات کے اندھیرے میں آپ کے پاؤں زخمی ہو جائیں۔ آپ ﷺ کے دروازے پر عفونتیں پھینکی جاتیں تاکہ صحت و جمعیتِ خاطر میں خلل ہو۔ مگر نبی کریم ﷺ اس قدر فرمادیا کرتے: "اے فرزندانِ عبدِ مناف ! حقِ ہمسائیگی خوب ادا کرتے ہو۔"[44] کفارِ مکہ آپ ﷺ کو شاعر، کاذب، دیوانہ، مجنون اور جادوگر کہتے تھے۔ آپ ﷺ کو نفسیاتی و جسمانی اذیتوں سے دوچار کیا گیا۔ ایک بار بدبخت عقبہ بن معیط نے اپنی چادر آپ ﷺ کی گردن مبارک میں ڈال کر کھینچی جس سے آپ کا گلا بڑی سختی کے ساتھ پھنس گیا۔ جس پر ابو بکرؓ نے فرطِ غم سے فرمایا: اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَقَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ[45] "کیا تم ایک شخص کو اس بنا پر قتل کروگے کہ وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے حالانکہ وہ تمہارے رب کی طرف سے واضح نشانیاں لے کر آیا ہے۔"[46] آپ ﷺ انتقام کے خواہاں کبھی نہ تھے۔ آپ ﷺ کے پیشِ نظر لوگوں کو نہیں بلکہ ان کے دلوں کو فتح کرنا تھا۔ طائف والوں نے آپ ﷺ کو لہولہان کر دیا مگر آپ ﷺ نے ان کے لیے عذاب کو ناپسند فرمایا بلکہ دعا دی کہ اس نسل سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو اللہ کی وحدانیت کا اقرار کریں گے۔[47] آپ ﷺ کا یہ عفو آپ ﷺ کی اعداء پر بھی شفقت و کرم پر دلالت کرتا ہے کہ زخموں سے چور اور لہولہان ہونے کے باوجود معاف فرمادیا۔

کریم

کریم کا مادہ کرم ہے جس کے معنٰی ہیں درگزر، بخشش، فیاضی۔ الکریم صاحبِ کرم، سخی اور درگزر کرنے والے کو کہتے ہیں۔ یہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے اسمائے مبارکہ میں سے ہے۔ لفظ "کریم" کا اطلاق ہر اچھی، پسندیدہ اور قابلِ تعریف چیز پر ہوتا ہے۔[48] قرآن میں بھی کئی مقامات پر اللہ کا صفاتی نام "کریم استعمال ہوا ہے۔ يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ[49] اے انسان! تجھے تیرے نہایت کرم والے رب کے متعلق کس چیز نے دھوکا دیا؟ جمال و محاسن کے حامل ہونے کی بناء پر آپ ﷺ کا اسم مبارک بھی "الکریم" ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آپ ﷺ کریم اور اکرم ہیں اور یہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے اسماء بھی ہیں۔ آپ ﷺ کی کرامت و بزرگی تمام مخلوقات سے بڑھ کر

ہے۔ حدیث نبوی ہے: وَأَنَا أَكْرَمُ وَلَدِ آدَمَ عَلَى رَبِّي وَلَا فَخْرَ[50]" میں اپنے رب کے نزدیک اولاد آدم میں سب سے بہتر ہوں اور یہ کوئی فخر کی بات نہیں۔" صفی الرحمٰن مبارکپوری مکی زندگی میں آپ ﷺ کے مکرم اوصاف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: نبی ﷺ اپنی قوم میں شیریں کردار، فاضلہ اخلاق اور کریمانہ عادات کے لحاظ سے ممتاز تھے۔

طیب، طاہر

طیب کے معنی پاک، صاف اور نظیف ہیں۔ طیب بھی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا مشترک نام ہے۔ ترمذی میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ طیب ہے: إِنَّ اللَّهَ طَيِّبٌ يُحِبُّ الطَّيِّبَ، نَظِيفٌ يُحِبُّ النَّظَافَةَ[51] اللہ طیب (پاک) ہے اور پاکی کو پسند کرتا ہے۔ قرآن میں بھی جسمانی وروحانی پاکی کو بہت اہمیت دی ہے۔[52] ارشاد ربانی ہے: وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَالطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ[53] "پاکیزہ عورتیں پاکیزہ مردوں کے لیے اور پاکیزہ مرد پاکیزہ عورتوں کے لیے۔" نبی اکرم ﷺ سے بڑھ کر پاکیزہ مرد کوئی نہیں ہو سکتا، یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ کو ازواج بھی پاکیزہ ملیں۔ حضرت خدیجہؓ کو ان کی عفت وعصمت اور اعلیٰ نسبی کی بنا پر "طاہرہ کہہ کر پکارا جاتا تھا۔ حضرت عائشہؓ پر تہمت لگائی گئی تو ان کی عصمت کی گواہی میں سورہ نور میں آیات نازل کی گئیں[54] جو کہ رہتی دنیا تک کے لیے آپؓ کی بلند کرداری کا ثبوت ہیں۔ آپ ﷺ خود بھی طیب اور طاہر تھے۔ نبی اکرم ﷺ کا نسب اور خاندان پاک تھا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کی پشت سے آپ ﷺ کے والد حضرت عبد اللہؓ تک پاکیزہ نسلوں میں آپ ﷺ کے نور کو منتقل فرمایا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ قُرُونِ بَنِي آدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا حَتَّى كُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِي كُنْتُ فِيهِ[55]" میں (آدم علیہ السلام سے لے کر) برابر آدمیوں کے بہتر قرنوں میں ہوتا آیا ہوں (یعنی شریف اور پاکیزہ نسلوں میں) یہاں تک کہ وہ قرن آیا جس میں میں پیدا ہوا۔" آپ ﷺ کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے انسانوں کی سب سے پاک اور معزز نسل وقبیلہ میں پیدا فرمایا جو کہ خانہ کعبہ کے متولی تھے۔ آپ ﷺ فرماتے تھے: إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى كِنَانَةَ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ، وَاصْطَفَى قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ، وَاصْطَفَى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِي هَاشِمٍ، وَاصْطَفَانِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ[56] "اللہ جل جلالہ نے اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے کنانہ کو چنا اور قریش کو کنانہ میں سے اور بنی ہاشم کو قریش میں سے اور مجھ کو بنی ہاشم میں سے چنا۔" آپ ﷺ کا نسب تک اتنا طیب تھا کہ اس میں بدکاری وزنا نہ پایا گیا بلکہ تمام اجداد معزز تھے۔[57]

شفیع

شفیع کے معنی ہیں شفاعت کرنے والا۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا ولی اور شفیع ہے۔ قرآن کریم میں قیامت کے دن کے حوالے سے ارشاد ہے: لَيْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ[58] "ان کے لیے اس کے سوا نہ کوئی دوست ہوگا اور نہ

کوئی سفارش کرنے والا۔ مگر اللہ تبارک و تعالیٰ کی اجازت سے قیامت کے دن شفاعت کی اجازت ہو گی اور اللہ اپنے فضل و کرم سے اسے قبول بھی فرمائے گا۔ نبی پاک ﷺ کا اسم مبارک بھی شفیع ہے کیونکہ بروزِ قیامت وہ سب سے پہلے شفاعت کریں گے اور ان کی شفاعت بدرجہ اولیٰ قبول کی جائے گی۔ سیدنا ابوہریرہؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَأَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ، وَأَوَّلُ شَافِعٍ، وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ[59]" میں آدم کی اولاد کا سردار ہوں گا قیامت کے دن، اور سب سے پہلے میری قبر پھٹے گی اور سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہو گی۔" شفاعت کے حوالے سے "مقام محمود[60] " بہت ہی اعلیٰ اور ارفع مقام ہے جس پر آنحضور کو میدان حشر میں اور جنت میں فائز کیا جائے گا۔ یہ مقام انسانی عظمت کی انتہا ہے۔المقام المحمود: الشفاعة[61]" شفاعت، مقام محمود ہے۔"

بشیر، مبشر

آپ ﷺ اپنی ذات، کردار، قول اور فعل کے اعتبار سے امت کے لیے سراپائے بشارت تھے۔ آپ ﷺ نے کئی مواقع پر امت کے لیے خوش خبریاں دیں اور ان کے لیے آسانی کو مدنظر رکھا۔ آپ بشیر ہیں کیونکہ آپ نے مخلوق کو انکی اطاعت پر ثواب کی خبر دی:وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ[62]" اور ان لوگوں کو خوش خبری دے دے جو ایمان لائے اور انھوں نے نیک اعمال کیے کہ بے شک ان کے لیے ایسے باغات ہیں جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہیں۔" محمد ﷺ مومنین و صالحین کو جنت کی بشارت دینے والے ہیں۔ لفظی اور معنوی انداز میں آپ ﷺ کو مختلف حوالوں سے بشیر اور مبشر کے اسماء سے ملقب کیا گیا۔[63] آپ ﷺ نے اپنی زبان مبارک سے بھی اکثر صحابہ کرام کو خوش خبریاں سنائیں۔ عشرہ مبشرہ کو دنیا میں ہی جنت کی بشارت دی گئی۔[64] آپ ﷺ بیک وقت بشیر اور نذیر ہیں۔ کیونکہ آپ ﷺ نے اطاعت پر انعام اور نافرمانی پر سزا کی خبر دی۔اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا[65]" بے شک ہم نے آپ کو حق کے ساتھ خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے"۔اس آیت سے واضح ہوتا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ ﷺ کو بحیثیت مبشر و نذیر بھیجا ہے۔ آپ ﷺ کی دعوت کا ذریعہ وسیلہ، آپ ﷺ کی تعلیمات کا مرکز و محور اور آپ ﷺ کا آلۂ انقلاب قرآن ہے۔

نذیر

آپ نذیر اور منذر ہیں کیونکہ آپ ان چیزوں کی خبر دیتے ہیں جن سے لوگ ڈریں اور عذاب کو دور کرنے والے کام کریں۔فَإِنِّيْ نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ[66]"پھر میں تم کو سخت ترین عذاب(دوزخ) سے پہلے ڈرانے والا ہوں۔" آپ ﷺ کو من جانب اللہ انذار کا حکم دیا گیا تھا اور آپ ﷺ نے سب سے پہلے اپنے

قریبی عزیزوں کو اللہ کے عذاب سے ڈرایا: وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ [67] "اور اپنے قریب کے رشتہ داروں کو ڈرسنا دو۔" ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی مثال ڈرانے والے اور بچانے والے کی دی۔[68] آپ ﷺ کے انذار میں بھی صفتِ رحمت حاوی ہے کہ مخلوقِ خدا کو تباہی وعذاب سے بچانا چاہتے ہیں۔

صادق

حضور ﷺ کے اسماء میں سے الصادق، المصدق، الصدق اور قدم الصدق آتے ہیں۔ حضور ﷺ کی ذات میں سچ کا ہونا لازم ہے اور آپ کا جھوٹا ہونا محال ہے کیونکہ اگر آپ ﷺ جھوٹ بولتے تو یہ جائز ہوتا کہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولنا بھی درست ہوتا اور تبلیغ ورسالت درست نہ ہوتی جب کہ قرآن کریم نے حضور ﷺ کے سچے ہونے کی گواہی دی جیسا کہ فرمایا: وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ ۙ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۡ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّآ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا [69] "اور جب ایمان والوں نے جماعتوں کو دیکھا تو انہوں نے کہا کہ یہ ہے وہ جس کا ہم سے اللہ نے اور اس کے رسول نے وعدہ فرمایا، اور اللہ نے اور اس کے رسول نے سچ فرمایا اور ان کے ایمان اور فرمانبرداری میں ہی بڑھوتری ہوگی۔" سورہ الزمر میں آپ ﷺ کو " وَالَّذِيْ جَاۗءَ بِالصِّدْقِ " کہہ کر پکارا گیا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ ﷺ صادق و مصدوق اور مصدق ہیں۔[70] نبی کریم ﷺ نے اپنے رب کے کلام کی تصدیق فرمائی اور اس پر ایمان لائے اسی لیے آپ کا نام مصدق بھی ہے۔ آپ ﷺ کا نام صدق بھی ہے کیونکہ آپ ﷺ سراپا صدق تھے، آپ ﷺ کی ذات سے کبھی جھوٹ صادر نہیں ہوا اور آپ لوگوں میں سب سے زیادہ سچے تھے۔[71] جب ہرقل روم نے سوال پوچھا: فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ؟ [72] "کیا تم نے کبھی تم نے اس (نبوت کے) دعویٰ سے پہلے ان کو جھوٹ بولتے سنا؟" تو آپ ﷺ کے صادق ہونے کی گواہی آپ ﷺ کے دشمن ابوسفیان نے ہرقل کے دربار میں بھی دی۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو جو صفات واسماء عطا فرمائے ان میں "الصادق" نمایاں ہے۔

المومن (امن عطا کرنے والا)، مھیمن (نگہبان)، امین (امانت دار)

اللہ تعالیٰ کے اسماء مبارکہ میں سے المومن اور المھیمن بھی ہے۔ ایک روایت کے موجب یہ دونوں نام ایک ہی معنی رکھتے ہیں۔ المنجد میں "المومن" کا معنی لکھا ہے: "مان لینے والا۔ تصدیق کرنے والا۔ نیز اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ہے۔"[73] سورہ حشر کے آخر میں یہ اسماء الحسنیٰ بیان ہوئے ہیں: هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۭ [74] "وہ اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، بادشاہ ہے، نہایت پاک، سلامتی والا، امن دینے والا، نگہبان، سب پر غالب، اپنی مرضی چلانے والا، بے حد بڑائی والا

ہے۔"لغت عرب میں امین بھی مھیمن اور حافظ کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے اور یہ تمام اسماء رب تعالیٰ کی خصوصیات ہیں۔ قاضی عیاض "الشفا" میں رقم طراز ہیں: وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمِينٌ وَمُهَيْمِنٌ وَمُؤْمِنٌ، وَقَدْ سَمَّاهُ اللَّهُ تَعَالَى أَمِينًا[75] "نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امین، مھیمن اور مومن ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا نام امین رکھا۔"

اللہ تبارک تعالیٰ مومن ہے کیونکہ وہ امن دینے والا ہے: وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا[76] "اور ہر صورت انھیں ان کے خوف کے بعد بدل کر امن دے گا۔" نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی ذاتِ اقدس بھی امن بخشنے والی ہے۔ حدیث نے آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا یہ اسمِ مبارک بھی ظاہر کیا ہے۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے خود فرمایا: يَأْمَنُنِي عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ[77] "اس (رب) نے مجھے زمین والوں میں امین بنایا ہے۔" فتح مکہ کے موقع پر سیدنا مومن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے رواداری اور عام معافی کے اعلان کے ساتھ ساتھ امان عطا کرنے اور امن کے قیام کے لیے ہدایات جاری فرمائیں۔[78] ایسی امان آج تک کسی فاتح نے عطا نہیں فرمائی۔ اور آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مومن ہیں کیونکہ آپ ایسے ایمان والے ہیں جن کی موجودگی کی وجہ سے شر کا خطرہ نہیں ہے۔ جیسا کہ نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: وَأَنَا أَمَنَةٌ لِأَصْحَابِي، فَإِذَا ذَهَبْتُ أَتَى أَصْحَابِي مَا يُوعَدُونَ، وَأَصْحَابِي أَمَنَةٌ لِأُمَّتِي[79] "میں اپنے صحابہ کے لیے امان ہوں۔ جب میں چلا جاؤں گا تو میرے اصحاب پر بھی وہ وقت آجائے گا جس کا وعدہ ہے (یعنی فتنہ اور فساد اور لڑائیاں) اور میرے اصحاب میری امت کے لیے امان ہیں۔" چنانچہ نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی ذات مبارکہ امین، مومن اور مھیمن ہے اور یہ تمام اسمائے گرامی آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی صفات کی عکاسی کرتے ہیں۔

وکیل

"الوَکِیْل" اللہ کے صفاتی ناموں میں سے ایک ہے۔ جس کے معنی ہیں "کام بنانے والا، ذمہ دار، نگہبان۔" سورہ ال عمران میں ہے: حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ[80]: اللہ ہمارے لیے کافی ہے اور وہ اچھا کارساز ہے۔" نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا صفاتی نام بھی "الوکیل" ہے کیونکہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مومنوں کے ذمہ دار ہیں۔ مگر مشرکوں کے ذمہ دار نہیں ہیں جیسا کہ قرآن میں ارشاد ہے: بھلا دیکھ تو جس شخص نے اپنی خواہش کو اپنا معبود نے بنا لیا، کیا تو اس پر نگہبان ہو سکتا ہے۔"[81] نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی مکی زندگی کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نبوت سے پہلے بھی "وکیل" تھے۔ سیرتِ رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا مشہور واقعہ ہے کہ حجرِ اسود کی تنصیب کے موقع پر جھگڑا اٹھا تو آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے پر حکمت فیصلہ پر سب راضی ہوگئے اُٹھانے کا شرف تو سب کو حاصل ہوگیا اور چونکہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ سب آدمی مجھ کو اس کی جگہ پر رکھنے کے لئے اپنا وکیل بنادیں جب اور وکیل کا کام اپنا ہی کا شمار ہوتا ہے، اس طرح گویا سب رکھنے میں

بھی شریک ہوگئے۔[82] یعنی تمام قبائل مکہ نے آپ ﷺ کو وکیل تسلیم کیا۔اسی طرح حدیبیہ کے موقع پر بھی مسلمانوں کی طرف سے وکیل نبی اکرم ﷺ تھے۔ آپ ﷺ مدنی زندگی میں بھی سربراہِ ریاست کے طور پر ہر موقع پر "الوکیل" رہے۔

نور/سراجا منیرا

اللہ تبارک وتعالیٰ کو سورہ نور میں "نور" کہا گیا ہے۔ وہ زمین اور آسمان کا روشن کرنے والا رب ہے۔ "اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے، اس کے نور کی مثال ایک طاق کی سی ہے، جس میں ایک چراغ ہے، وہ چراغ ایک فانوس میں ہے، وہ فانوس گویا چمکتا ہوا تارا ہے، وہ (چراغ) ایک مبارک درخت زیتون سے روشن کیا جاتا ہے، جو نہ شرقی ہے اور نہ غربی۔ اس کا تیل قریب ہے کہ روشن ہو جائے، خواہ اسے آگ نے نہ چھوا ہو۔ نور پر نور ہے، اللہ اپنے نور کی طرف جس کی چاہتا ہے رہنمائی کرتا ہے اور اللہ لوگوں کے لیے مثالیں بیان کرتا ہے اور اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔"[83]

قرآن میں یہ دعا بھی مذکور ہے: "اے ہمارے رب ہمارا نور ہمارے لئے کامل کر دے اور ہماری مغفرت فرما۔ بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔"[84] نبی کریم ﷺ کا صفاتی نام بھی "نور" ہے: "بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور اور ایک ایسی کتاب آئی ہے جو واضح بیان کرنے والی ہے۔"[85] اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو نورِ نبوت اور رسالت کے ساتھ مبعوث کیا۔ روایات میں ہے کہ سب سے پہلے آپ ﷺ کا نور تخلیق کیا گیا۔[86]

خلاصہ

پروردگار عالم نے اپنے مقرب انبیاء ورسل میں نبی آخر الزماں محمد ﷺ کو ان گنت خصائص عطا فرما کر آپ ﷺ کی انفرادیت کو برقرار رکھا۔ چنانچہ آپ ﷺ کے تمام اسماء آپ ﷺ کے شمائل واخلاق کے مظہر ہیں۔ اللہ تبارک تعالیٰ نے اپنے اسماء سے مشترک اسماء وصفات سے آپ ﷺ کو متصف کیا جو آپ ﷺ کی شانِ عظمیٰ کے عکاس ہیں۔ چنانچہ مشترک اسماء الحسنیٰ اور اسماء النبی ﷺ تلاش کرنے کے بعد ان اسماء کے عملی مظاہر سیرت رسول ﷺ سے بیان کرنا اہمیت کا حامل اور ثمر آور ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی صفات سے متعلق کچھ اسماء سے بھی نبی کریم ﷺ کو نوازا۔ مکی زندگی آپ ﷺ کی رحمت وشفقت، حلم وبردباری، حکمت وکرامت اور صداقت وکرامت کی مظہر ہے۔ آپ ﷺ نے چالیس سال جس قوم میں گذارے وہ آپ ﷺ کے اخلاق کی گواہ تھی مگر اعلانِ حق کرنے پر سیدنا محمد ﷺ کو بے شمار مصائب وتکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔ مکی زندگی میں مشترک اسماء النبی ﷺ اور اسماء الحسنیٰ سے آپ ﷺ کے اوصاف بحیثیت صادق، امین، رووف، رحیم، الحق، المبین، النور، الاول، الآخر، الحکیم، الکریم،

سراجاً منیرا، بشیر، نذیر، طیب، طاہر، شفیع اور وکیل ظاہر ہوتے ہیں۔ یہ دور بیج بونے کا تھا، جس کی لہلاتی فصل مدنی زندگی میں تیار ہوئی جو کہ رہتی دنیا کے لیے باعث ہدایت وسعادت ہے۔

حواشی وحوالہ جات

1۔الاعراف۷:۱۸۰(Al.Araf7: 80)

2۔الحج۲۲:۶۵ (Al.Hajj22:65)

3۔التّوبۃ۹:۱۲۸(Al.Toba9: 128)

4۔ سلیمان منصورپوری، قاضی محمد سلمان، رحمۃ للعالمین، مکتبہ رحمانیہ لاہور، پاکستان، س۔ن، ج۳، ص۶۱

Sulaiman mansoor pori, Qazi Muhammad sulman, Rahmatullil Aalameen, maktaba rahmania Lahore, Pakistan, y-n, vol3, p61

5۔ مسلم بن حجاج قشیری، صحیح مسلم، کِتَاب الْفَضَائِلِ، بابٌ فِي أَسْمَائِهِ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حدیث۶۱۰۸

Muslim bin hijaj qushari,hadith 6108

6۔الانبیاء۲۱:۱۰۷ Al.anbiya21: 107

7۔الحدید۵۷:۳/ Al.Hadeed57: 3

8۔ مسلم بن حجاج قشیری، صحیح مسلم، کِتَاب الْفَضَائِلِ، باب تَفْضِيلِ نَبِيِّنَا صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَمِيعِ الْخَلَائِقِ، حدیث۵۹۴۰

Muslim bin hijaj qushari, sahi muslim,hadith 5940

9۔ تھانوی، اشرف علی، مولانا، نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب ﷺ، مشتاق بک کارنر اردو بازار لاہور، ۲۰۰۳ء، ص۱۱

Thaanvi,ashraf ali,mulana,nashrul tayab fi zikar ul nabi al habeeb, mushtaq book corner urdu bazaar Lahore,2003, p11

10۔السخاوي، شمس الدين أبو الخير محمد بن عبد الرحمن بن محمد، القَولُ البَدِيعُ فِي الصَّلاةِ عَلَى الحَبِيبِ الشَّفِيعِ، دار الريان للتراث، س۔ن، ص۸۱

Al.sakhavi, shamsuddin abu al khair muhammadbin abdul rehman,darul rayan altaraas, y-n,p19

11۔المائدہ۵:۳/ Al maida5: 3

12۔ قاضی عیاض، ابن موسی بن عیاض بن عمرون، الشفا بتعریف حقوق المصطفی، دار الفکر الطباعۃ والنشر والتوزیع، ۱۴۰۹ھ-۱۹۸۸ء، ج۱، ص۲۴۰

Qazi ayaz,ibn mosa bin ayaz bin maroon, darul fikr altiba wal nashr wal tozi, 1977, p240

13۔الاحزاب۳۳:۴۰/ Al.ahzab 33: 40

14۔بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کِتَاب الْمَنَاقِبِ، بَابُ خَاتِمِ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حدیث۳۵۳۵

Bukhari, Muhammad bin esmaeail,hadith 3535

15۔ترمذی، محمد بن عیسیٰ، الجامع الترمذی، کتاب الفتن عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب مَا جَاءَ لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ كَذَّابُونَ، حدیث۲۲۱۹

Termazi, Muhammad bin esa, hadith 2219

16۔الطور۵۲:۲۸/ Al tour52: 28

17۔آل عمران۳:۱۹۳ / Al.imran3: 193

18۔طاہر مصطفیٰ، ڈاکٹر، فلسفہ اسمائے رسول ﷺ، الفیصل ناشران وتاجران کتب لاہور، ۲۰۰۸ء، ص۵۷۶

Tahir Mustafa, doctor,falsafa asmay rasool, nashran wa tajraan kutab Lahore,2008, p576

19۔الطبراني، سليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير اللخمي الشامي، المعجم الكبير، مكتبة ابن تيمية-القاهرة، ۱۴۱۵ھ-۱۹۹۴م، ج۷، ص۱۲۴

Al.tibrani, sulaiman bin ahmad bin ayoob bin muteer al khami al shami, al muajam ul kabeer, maktaba abny teemia, al qahra, 1415h, 1994m, vol7, p124

20۔النور۲۵:۲۴/ Al. noor24: 65

21۔ قاضی عیاض، الشفاء بتعریف الحقوق المصطفےٰ ﷺ، ج۱، ص ۲۱۳

Qazi ayaz, al.shefa ba tareeful haqooq al Mustafa, vol:1, p 213

22۔الزخرف۲۹:۴۳/ Al.zkhruf 43: 29

23۔یونس۳۲:۱۰/ Unas,19: 32

24۔طٰہٰ۱۱۴:۲۰/ Taha, 20: 114

25۔ال عمران۸۶:۳/ Al. imran3: 86

26۔البقرہ۱۱۹:۲/ Al.bakra2: 119

27۔التوبہ۳۳:۹/ Al.toba9: 33

28۔بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کِتَاب الدَّعَوَاتِ، بَابُ الدُّعَاءِ إِذَا انْتَبَہَ بِاللَّیْلِ، حدیث ۶۳۱۷

Bukhari, Muhammad din ismaeail,hadith 6317

29۔الحجر۸۹:۱۵/ Al.hijjar15: 89

30۔الرصاع التونسی، ابو عبداللہ محمد بن قاسم، تذکرۃ المحبین فی اسماء سید المرسلین (اسماء النبی ﷺ کے فضائل و خصوصیات)، مترجم: مفتی عبدالحکیم کشمیری، دار النعیم اردو بازار، لاہور، ۲۰۱۵ء، ص ۴۶۷

Al.rasa al tonsi, abu Abdullah Muhammad bin qasim tazkara tul muhabbeen fe asma sayad ul mursaleen, translater:mufti abdul hakeeem kashmeeri, dar ul naeem urdu bazaar Lahore, 2015,p 467

31۔النحل۴۴:۱۶/ Al. nahal 16; 44

32۔ھود۱:۱۱/ Hood11: 1

33۔البقرہ۲۶۹:۲/ Al.bakra2: 269

34۔البقرہ۱۲۹:۲/ Al.bakra2:129

35۔البقرہ۱۵۱:۲/ Al.bakra2: 151

36۔النساء۱۱۳:۴/ Al.nesa4: 113

37۔ال عمران۱۶۴:۳؛ البقرہ۲۳۱:۲ / Al.imran3:164; al.bakra2: 231

38۔ مسلم بن حجاج قشیری، صحیح مسلم، کِتَاب الْإِیمَانِ، بَاب الْإِسْرَاءِ بِرَسُولِ اللَّہِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ إِلَی السَّمٰوَاتِ وَفَرْضِ الصَّلَوَاتِ، حدیث ۴۱۵، ۴۱۳، ۴۱۲

Muslim bn hijaj qushari, sahi muslim,hadith 415, 413, 412

39۔لوئیس معلوف، المنجد، مترجم: مولانا ابو الفضل عبدالحفیظ بلیلاوی، خزینۂ علم و ادب، لاہور، پاکستان، س۔ن، ص ۱۲۹

Lawis maloof, almunjid, translator: abu al fazal abdul hafeez balvee, khazeena ilm o adab, Lahore Pakistan, y-n, p 129

40۔ابن منظور، محمد بن مکرم بن علی، اَبو الفضل، لسان العرب، دار صادر بیروت، س۔ن، ج۹، ص ۱۴۵

Ibn manzoor, Muhammad bin mukarram bin ali, abu al fazal, lisaan ul arab, dar sader barot, y.n, vol3, p 145

41۔ شبلی نعمانی، سید سلیمان ندوی، سیرت النبی ﷺ، محمد سعید اینڈ سنز تاجران کتب کراچی، س۔ن، ج۴، ص ۱۵۶

Shebli numani, sayad sulaiman nadvi, seerat ul nabi , Muhammad saeed and sans tajraan kutab Karachi, y.n, vol4: p 156

42۔ الشوریٰ ۴۲:۳۰/ Al-Shura,42:30

43۔ ترمذی، کتاب البر والصلۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب مَا جَاءَ فِي خُلُقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم، حدیث ۲۰۱۶

Trmazi, hadith 2016

44۔ سلیمان منصور پوری، قاضی محمد سلمان، رحمۃ للعالمین، ج۱، ص ۴۲

Sulaiman mansoor pori, qazi Muhammad sulmaan, rahmatullil alameen, vol:1, p 42

45۔ مومن ۴۰:۲۸/ Mumin 40: 28

46۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کِتَاب فَضَائِلِ الصحابۃ، حدیث ۳۶۷۸

Bukhari,Muhammad bin ismaeil, hadith 3678

47۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح،، حدیث ۴۶۴۹

Bukhari,Muhammad din ismaeail,hadith3231; Muslim, hadith 4649

48۔ المنجد، ص۷۴۹/ Al.munjid, p749

49۔ الانفطار ۸۲:۶/ Al.infataar82: 6

50۔ ترمذی، محمد بن عیسیٰ، الجامع الترمذی، کتاب المناقب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب فِي فَضْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حدیث ۳۶۱۰

Trmazi, Muhammad bin easa, hadith 3610

51۔ ترمذی، محمد بن عیسیٰ، الجامع الترمذی، کتاب الأدب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب مَا جَاءَ فِي النَّظَافَةِ، حدیث ۲۷۹۹

Termazi, Muhammad bin easa, jamia termazi, hadith 2799

[52] المدثر ۷۴:۴/ Al.mudassir74: 4

53۔ النور ۲۴:۲۶/ Al. noor24: 26

[54] النور ۲۴:۱۱-۲۰/ Al.noor24: 20-11

55۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کِتَاب الْمَنَاقِبِ، بَابُ صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حدیث ۳۵۵۷

Bukhari, Muhammad bin ismaeil, al jamia al sahi, hadith 3557

56۔ مسلم بن حجاج قشیری، صحیح مسلم، کِتَاب الْفَضَائِلِ،، حدیث ۵۹۳۸

Muslim bin hijaj qushari, sahi muslim, hadith 5938

57۔ السیوطی، أبو الفضل جلال الدین عبد الرحمن أبي بكر، الخصائص الکبری، دار الکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۰۵ھ-۱۹۸۵ء، ج۱، ص ۶۷

Al.seuoti, abu al fazal jalalul din abdul rehmanabi bakar, al khasesul kubra, dar al kutab al elmia barot 1405h, vol:1, p67

58۔ الانعام ۶:۵۱/ Al.inaam6: 51

59۔ مسلم بن حجاج قشیری، صحیح مسلم، کِتَاب الْفَضَائِلِ، باب تَفْضِيلِ نَبِيِّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَمِيعِ الْخَلَائِقِ، حدیث ۵۹۴۰i

Muslim bin hjaj qushari, sahi muslim,hadith 15940

60۔ الاسراء ۱۷:۷۹/ Al.isra71: 79

61۔ الألباني، أبو عبد الرحمن محمد ناصر الدین، سلسلۃ الأحادیث الصحیحۃ وشيء من فقهها وفوائدها، مکتبۃ المعارف للنشر والتوزیع، الریاض، س۔ن، ج۵، ص ۴۸۴

Alalbani,abu abdul rehman Muhammad nasir ul din, maktaba almarif lil nashr wal tozi, alrayaz, y.n,vol5, p484

62۔ البقرہ ۲:۲۵/ Al.bakra2: 25

63۔ مریم ۱۹:۹۷/ Maryam19: 97

64۔ ترمذی، محمد بن عیسیٰ، الجامع الترمذی، کتاب المناقب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حدیث ۳۷۱۰

Trmazi, Muhammad bin esa, al jamia termzi,hadith 3710

بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کِتَاب الْوَصَايَا، بَابُ إِذَا وَقَفَ أَرْضًا أَوْ بِئْرًا وَاشْتَرَطَ لِنَفْسِهِ مِثْلَ دِلاَءِ الْمُسْلِمِينَ، حدیث ۲۷۷۸

Bukhari, Muhammad bin ismaeil,al jamia al sahi, hadith 2778

65۔ البقرہ ۲:۱۱۹/ Al.bakra2;119

66۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب تفسیر القرآن، باب قولہ: {إِنْ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ}، حدیث ۴۸۰۱
Bukhari, Muhammad bin Ismael, al jaomia al sahi, hadith4801

67۔ الشعراء ۲۶:۲۱۴/ Al.shuera62: 214

68۔ مسلم، مسلم بن حجاج قشیری، صحیح مسلم، کتاب الفضائل، حدیث ۵۹۵۴
Muslim,muslim bin hijaj qushari, sahi muslim, hadith 5954

69۔ الاحزاب ۳۳:۲۲/ Al.ahzab33: 22

70۔ الزمر ۳۹:۳۳/ Al.zamr39: 33

71۔ مبارکپوری، صفی الرحمٰن، مولانا، الرحیق المختوم، ص ۱۱۴
Mubarik pori, safi ur rehman, mulana, al raheekul makhtoom,p 114

72۔ مسلم بن حجاج قشیری، صحیح مسلم، کتاب الجھاد والسیر، حدیث ۴۶۰۷
Muslim bin hijaj qushari, sahi muslim, hadith 4607

73۔ المنجد، ص ۳۷/ Almunjid, p37

74۔ الحشر ۵۹:۲۳/ Al,hashr59: 23

75۔ قاضی عیاض، الشفاء بتعریف الحقوق المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، ج ۱، ص ۲۷۰
Qazi ayaz, alshefa ba tareef al haqooq al Mustafa, vol:1, p 270

76۔ النور ۲۴:۵۵/ Al.noor24: 55

77۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب التوحید، باب قول اللہ تعالیٰ: {تَعْرُجُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ إِلَيْهِ}، حدیث ۷۴۳۲
Bukhari, Muhammad bin Ismael, al jamia al sahi, hadith 7432

78۔ مسلم بن حجاج قشیری، صحیح مسلم، کتاب الجھاد والسیر، باب فتح مکۃ، حدیث ۴۶۲۴
Muslim bin hijaj qushari, sahi muslim, hadith 4624

79۔ مسلم بن حجاج قشیری، صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، حدیث ۶۴۶۶
Muslim bin hijaj qushari, sahi muslim, hadith 6466

80۔ ال عمران ۳:۱۷۳/ Al.imran3: 173

81۔ الفرقان ۲۵:۴۳/ Al.furqan65: 43

82۔ تھانوی، اشرف علی، مولانا، نشر الطیب، ص ۴۰
Thanvi, ashraf ali, mulana, nashr al tayyab, p 40

83۔ النور ۲۴:۳۵/ Al.noor24: 35

84۔ التحریم ۶۶:۸/ Al.tahreem66:8

85۔ المائدہ ۵:۱۵۔۱۶/ Al.maida5: 15-16

86۔ تھانوی، اشرف علی، مولانا، نشر الطیب، ص ۱۱

Thanv, ashraf ali, mulana, nashr al tayyab, p 11